THE ALFAZL QADIAN

ڈایل نمبر ۳۵

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ط واللہ واسع علیم

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں اب پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا
اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

فہرست مضامین

ایڈیٹر:- غلام نبی ۔ اسسٹنٹ - مہر محمد خان۔

نمبر ۳۷	مورخہ ۱۰ - نومبر سنہ ۱۹۲۱ء	یوم پنجشنبہ	مطابق ۹ - ربیع الاول سنہ ۱۳۴۰ھ	جلد ۹

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت بدستور سابق ہے۔ کوئی خاص تغیر نہیں واقع ہوا۔

۷ - نومبر لاہور سے چند غیر مبایع اصحاب جنمیں مولوی صدرالدین صاحب - شیخ رحمت اللہ صاحب - ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب - خانصاحب غلام رسول صاحب قابل ذکر ہیں۔ مولوی محمد احسن صاحب کی تحریک پر آئے اور ان سے تخلیہ میں گفتگو کرتے رہے۔ ۸ - نومبر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی خدمت میں بھی حاضر ہوئے۔ جہاں کچھ دیر رسمی گفتگو ہوتی رہی۔ اور اسی دن واپس چلے گئے۔

مولانا سید سرور شاہ صاحب بعد نماز عصر درس قرآن کریم دیتے ہیں۔

میرا چین گیا میری نیند گئی

لیگوس کی بے حد مصروفیت کے بعد سالٹ پانڈ میں ایک ہفتہ کا جزوی آرام ملنے سے خیالات میں تموج اور طبیعت میں کچھ روانی آ گئی ہے۔ افریقہ کا صاف آسمان سر پر ایک گنبد نما خیمہ معلوم ہوتا ہے۔ جس پر چمکتے ہوئے تارے بہت دل ربا معلوم ہو رہے ہیں۔ اور نہایت خوبصورتی سے زینت سقف کا کام دے رہے ہیں اور میرا بیقرار دل آج تاروں کو یاد کر کے باتیں کر رہا ہے اور بے اختیار میرے منہ سے برسوں پہلے کسی وقت نظر سے گذرا ہوا یہ شعر جاری ہے ؎

تم بھی ہو تارے ہم بھی ہیں تارے - تم ہو سما کے ہم ہیں زمین کے

اس حالت وجد و بحر و رہیں اور خیالات کے اس عالم میں ایک طرف سمندر آج بے حد شور مچا رہا ہے۔ اور دوسری طرف ہوسا لڑکیاں و مرد پنجاب کے دیہاتیوں کی طرح آج صحرائی ڈھولوں اور نقاروں کو اس زور سے بجا رہے ہیں کہ الاماں! اور اس نقارخانہ کے شور کے ساتھ ان کا ناچنا اور گانا بلکہ نیند کو نہ صرف آنکھوں سے بلکہ احاطہ مکان سے دُور پرے دھکیل رہا ہے۔ اس حالت میں اگر بے چین بے آرام کو کوئی چیز اس شور کے خاتمہ تک مصروف و خوش رکھنے کا موجب ہوئی - تو ذیل کے چند اشعار ہیں۔ جو اکونہ "ویورب کی رہایش" اپنے محبوب کے زمانہ کی یاد۔ کرشن اوتار "و کرشن لیلا" کی تصنیف کے اوقات کی طرف متوجہ کرتے اور اپنی تبلیغی مشکلات کو آنکھوں تلے لاتے ہیں۔ عبدالرحیم نیر

بستر ہجر میں جنوں ہے۔ دل ہی جلن ۔ مورا چین گیا موری نیند گئی
مجھے آتا ہے یاد وہ سیمیں بدن ۔ مورا چین گیا موری نیند گئی
ہائے وہ مجھ سے جب دن دیکھتے ہم ۔ وہ اپنا صنم وہ اپنا علم
جب یاد وہ آیا ہے من ۔ مورا چین گیا موری نیند گئی
تری یاد میں آنکھوں سے اشک بہے ۔ تیرے ہجر میں ہوش و حواس گئے
تری دید کی دل میں لگی جو لگن ۔ مورا چین گیا موری نیند گئی
تیرے نور سے ڈھارس من کو تھی دین کی طاقت تن کو ملی (خلیفہ اول)
رہی تیری جدائی ہمیشہ کٹھن ۔ مورا چین گیا موری نیند گئی
تیرے لخت جگر کی صورت ہے ۔ محمود کی موہن مورت ہے (خلیفہ ثانی)
ہائے وہ بھی ہے دور بہت دور وطن ۔ مورا چین گیا موری نیند گئی (قادیان)
تیرے ہجر میں دیس بدیس پھری ۔ کئی کیس بدلے میں بھیس پھری
تیرے وصل کی خاطر سارے جتن ۔ مورا چین گیا موری نیند گئی
میرے مولا اکیلی ہیں بندی تری ۔ میرے سامنے رن میں ہے فوج کھڑی
میرا دشمن بل پہ ہے اپنے مگن ۔ مورا چین گیا موری نیند گئی (دجال)
میری بہیاں پکڑ کے گلے سے لگا تیرے سینے سے سینے کو اپنے ملا
ہائے جلتی ہے سینے میں برہا اگن ۔ مورا چین گیا موری نیند گئی

تیرا نیر خستہ جگر ہے جہاں اسے جا کے ہے ہجر سے کام
لیجو اس کی خبر تورے لاگی جو من ہوا چین گیا موری نیند گئی

اخبار احمدیہ

ولادت مکرمی جناب سید جعفر صاحب احمدی سوداگر حیدر آباد دکن کے ہاں دختر نیک اختر تولد ہوئی ۔ بزرگان دین اس کے لئے دعا فرمائیں ۔ عبدالحی حیدر آبادی (۲) عاجز کے چچازاد بھائی عبد القادر میر احمدی کے ہاں لڑکا متولد ہوا ۔ اس کے لئے دعا فرمائیں ۔ میر غلام رسول ۔ از کاٹھ پورہ ۔

درخواست دُعا میری اہلیہ چند یوم سے بیمار ہے ۔ جملہ برادران الفضل صدق دل سے اس کی صحت کے لئے دعا فرماویں ۔ محمد اسمٰعیل ٹیلر ازگوٹھ

مکرمی مولوی عبدالاحد خان صاحب سخت بیمار ہیں ۔ دُعا کیلئے درخواست ہے ۔ محمد صدیق میر

شیخ عمر الدین صاحب اجنالہ قریباً دو سال سے بیمار ہیں ۔ جملہ بزرگان و احباب احمدی کی خدمت میں التماس ہے ۔ کہ ان کی صحت یابی کے واسطے دعا فرماویں ۔ اور میری لڑکی بھی بیمار ہے ۔ اس کی صحت کے واسطے بھی دعا فرمائی جائے ۔ خاکسار عبد القدوس سیکرٹری انجمن احمدیہ محلانوالہ ضلع امرتسر ۔ خاکسار چند روز سے بوجہ بخار بیمار ہے ۔ لہذا دعائے صحت کی درخواست ہے ۔ خاکسار

بقار محمد مدرس مدرسہ لوہارو ۔ سب احمدی بھائی دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ میری بیوی کو بیماری سے صحت بخشے ۔ گلاب الدین احمدی ساکن کالیانپور ۔ میرے برادر اکبر دو ماہ سے سخت علیل ہیں ۔ کمزوری بہت ہے ۔ احباب صحت کے لئے دعا فرماویں ۔ مخدوم صدیق اکبر شاہ ۔ بھیرہ ۔ میرے والد بزرگوار عرصہ ۲ سال سے متواتر بیمار چلے آتے ہیں ۔ بیماری میں کسی قسم کا افاقہ نہیں ۔ بہت علاج کروائے ۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ صحت بخشے ۔ مرزا معظم بیگ ۔ قادیان ۔ ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب سکنہ کرنانوالہ احمدی پر ایک مقدمہ ہے ۔ احباب ان کے حق میں دعا فرماویں ۔ خاکسار حکیم محمد قاسم سکرٹری انجمن احمدیہ لالہ موسیٰ ۔

درخواست جنازہ میاں نبی بخش سراج احمدی ساکن بنگہ فوت ہو گئے ہیں ۔ احباب مرحوم کا جنازہ غائب پڑھ کر ثواب حاصل کریں ۔ خاکسار رحمت اللہ از بنگہ ۔ میاں عبد اللہ صاحب نیلگر جو ڈیرہ غازیخان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت پرانے مخلص خدام میں سے تھے ۔ بہت عرصہ بیمار رہ کر جمعرات کے روز فوت ہو گئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ گذشتہ چند سالوں سے صحت کی خرابی اور بے روزگاری کی وجہ سے مرحوم کی حالت بہت ہی نازک ہو گئی تھی ۔ مگر باوجود سخت سے سخت مشکلات کے آخری دم تک ان کی استقامت قابل رشک رہی ہے ۔ احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھ کر دعائے مغفرت فرماویں ۔ خاکسار محمد اکبر ڈیرہ غازیخان ۔ بھائی خیر دین صاحب کی والدہ صاحبہ نے بتاریخ ۲۹ ستمبر بوقت صبح رحلت فرمائی ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت و نماز جنازہ غائب ادا کیا جاوے ۔ عبد اللہ احمدی از ناروال ۔ میاں صاحب الدین صاحب احمدی از موضع رہتاس ضلع جہلم بتاریخ ۷ ستمبر ۱۹۲۱ء فوت ہو گئے ۔ احباب نماز جنازہ غائب پڑھیں ۔ ملک غلام حسین قادیان ۔ میرے والد حافظ محمد صاحب (موصی بمطابق ضمیمہ الوصیت از حضرت مسیح موعود) ساکن موضع بھلیسر ضلع گجرات مورخہ ۴ اکتوبر ۱۹۲۱ء کو اپنے خدا سے جا ملے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ ان کا جنازہ غائب پڑھا جاوے ۔ محمد فضل عظیم ساکن موضع بھلیسر (گجرات) میرے والد صاحب کا ۱۲ اکتوبر ۱۹۲۱ء کو انتقال ہو گیا ہے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون لہذا نماز جنازہ کی درخواست ہے ۔ مرزا متولی بیگ احمدی ۔ شاہجہانپور ۔ خاکسار کی ہمشیرہ بقضائے الٰہی فوت ہو گئی ۔ احباب سے نماز جنازہ غائب پڑھنے کی درخواست ہے ۔ خاکسار عطا محمد احمدی بنگہ ۔ ضلع جالندھر ۔ بابا اللہ جوایا صاحب احمدی سکنہ آنبہ ضلع شیخوپورہ جو بڑے مخلص اور نیک آدمی تھے ۔ مورخہ ۷ اکتوبر ۱۹۲۱ء کو بقضائے الٰہی فوت ہو گئے ہیں ۔ ان کا جنازہ غائب پڑھا جاوے ۔ میاں اللہ دتا صاحب جٹ احمدی سکنہ کرم پور بھی فوت ہو گئے ہیں ۔ ان کا جنازہ غائب بھی پڑھا جاوے ۔ خاکسار عبد العزیز سکرٹری جماعت احمدیہ بھینی ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دار الامان ۔ ۱۰ نومبر ۱۹۲۱ء

سیاسی لیڈر مذہبی لباس میں

یہ ایک بہت افسوسناک امر ہے ۔ جو مدعیان اسلام کو تباہی کے قریب لا رہے ہیں ۔ کہ سیاسی لیڈروں نے عوام کو بھڑکانے کے لئے مذہبی جامہ پہن لیا ہے ۔ جو ان کو زیب نہیں دیتا ۔ قرب قیامت کی یہ بھی ایک نشانی ہے کہ اتخذ الناس رؤسًا جہالا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا ۔ لوگ علم دین سے ناواقفوں کو اپنا لیڈر بنا لینگے ۔ وہ بغیر علم صحیح کے فتوے دینگے ۔ جن سے وہ نہ صرف خود گمراہ ہونگے ۔ بلکہ دوسروں کو بھی گمراہ کرینگے ۔

مسٹر محمد علی کا مرید جناب مولانا محمد علی کہلاتے ہیں عدالت میں ایک بیان دیتے ہیں ۔ ان کے الزام خصوصی پر بحث کرنے سے ہمیں کچھ مطلب نہیں ۔ نہ اس کے متعلق ہم کوئی رائے دینگے ۔ ہمیں تو صرف یہ دکھانا ہے کہ اپنی سیاسی کارروائی میں خواہ مخواہ مذہب اسلام کو کیوں بدنام کیا جائے ۔

مثلاً "مولانا" محمد علی فرماتے ہیں :۔

"اسلام صرف ایک بادشاہ کو مانتا ہے ۔ اور وہ بادشاہ خداوند کریم ہے × × × × یہ بات حضرت یوسف کے مندرجہ ذیل کلام سے ظاہر ہے ۔ × × × خدا کے سوا کسی اور کی حکومت نہیں "

اب اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ وقت کے بادشاہ (خواہ وہ کافر ہو) کی اطاعت کچھ چیز ہی نہیں ۔ اور اسکی ملازمت جائز نہیں ۔ کس قدر گمراہ کن خیال ہے ۔ حالانکہ اسی سورہ یوسف میں خود حضرت یوسف علیہ السلام کی درخواست کا ذکر ہے ۔ جو کافر بادشاہ کے حضور میں گذرانی گئی کہ مجھے اپنا ملازم بنا لیجئے ۔ قال اجعلنی علی خزائن الارض انی حفیظ علیم ۔ اور دوسرے مقام پر فرمایا ۔ ما کان لیاخذ اخاہ فی دین الملک الا ان یشاء اللہ ۔ یعنی حضرت یوسف اس بادشاہ کے قانون کے یہاں تک تابع تھے ۔ کہ وہ باوجود ایسے معزز عہدے پر ہونے کے اپنے بھائی کو اپنے پاس نہ رکھ سکتے تھے ۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے خاص اسباب بہم پہنچائے ۔ اور وہ امر بادشاہ کے قانون میں جائز ہو گیا ۔

پھر یہی "مولانا" فرماتے ہیں :۔

"خلیفہ عمر نے ایک روز جماعت سے جو کہ مسجد میں ان کے پیچھے نماز پڑھنے کے لئے جمع تھی دریافت کیا ۔ کہ اگر وہ شخص جو رسول کے جانشینوں میں سے پہلا خلیفہ ہو ۔ تمہیں کوئی ایسا کام کرنے کا حکم دے جو کہ خدا کے حکم اور رسول کی روایات کے برخلاف ہو ۔ تم کیا کروگے ۔ اس کا جو ایک واحد مناسب جواب دیا جا سکتا تھا ۔ وہی حضرت علی نے دیا جو کہ بعد میں خلیفہ بنائے گئے ۔ آپ نے فرمایا کہ اگرچہ میں نے آپ کے ہاتھ پہ بیعت کی ہے لیکن اگر آپ بھی خدا کے حکم کے برخلاف حکم دیں ۔ تو میں آپ کا سر اڑا دونگا "

کیا "مولانا" کے کوئی "مدحت فرما" اس واقعہ کو معتبر و مستند تاریخی کتابوں میں دکھائینگے ۔ اور مجھے بتائینگے کہ حضرت عثمان رضی یا حضرت علی رضی نے کب یہ فقرات فرمائے تھے ۔

جناب ابو الکلام بھی ایک مثال دیا کرتے ہیں کہ خلیفہ پر مسجد میں ممبر پر اعتراض کر دیا گیا ۔ حتی کہ رسول پر بھی کر دیا گیا ۔ اسے حریت و مساوات کی تائید میں بیان فرمایا کرتے ہیں ۔ لیکن یہ بھول جاتے ہیں ۔ کہ وہ اعتراض کرنیوالے خاص اشخاص نہیں تھے ۔ بلکہ بدوی اُجڈ مشہور تھے ان کا اعتراض کرنا از روئے جہالت تھا ۔ اور یہ بے ادبی اور گستاخی جو کی ۔ تو یہ قابل تقلید نہیں ۔ بلکہ قابل افسوس و صد ہزار ملامت ہے ۔

اسی طرح مسٹر محمد علی نے اپنے بیان میں لکھا ۔ اور آغا محمد صفدر صاحب نے حال ہی میں ایک لیکچر کے دوران میں کہا کہ :۔

"جو مسلمان اسوقت جا کر مسلمانوں پر حملہ کرتا ہے اگر مرتا ہے ۔ تو ملعون ہے ۔ اور اگر فتح مند ہوتا ہے تو قاتل ہے × × × (وکیل ۱۷ ۔ اکتوبر)

اور میاں سراج الدین صاحب نے کہا کہ :۔

"میں ان سے پوچھتا ہوں کہ کیا ان کا حج اور انکی نماز ان کے کام آسکتی ہے ۔ جب وہ ایک مسلمان کو تہ تیغ کرتے ہیں "

ایسی باتوں سے متاثر ہو کر ہمعصر البشیر نے لکھ دیا ہے کہ :۔

"گورنمنٹ کے طرفدار اور امان سبھا والوں اور گورنمنٹ کی جانب سے پروپیگنڈا پھیلانے والوں کے پاس بھی اس کا کوئی جواب نہیں کہ آیا قرآن شریف میں صاف آیت موجود نہیں ہے ۔ کہ مسلمانوں کو عمداً قتل کرنیوالا کافر ہے ۔ جو ہمیشہ دوزخ میں رہے گا ۔ اور نہ اس کی ابھی تک کوئی تاویل کی گئی ہے " (وکیل ۱۷ ۔ اکتوبر)

ہم بفضلہ گورنمنٹ کے خوشامدی نہیں ۔ اور نہ امان سبھا کے ممبر ۔ مگر خدا کے فضل سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ قرآن مجید جانتے ہیں ۔ اور اسے سمجھتے ہیں

عمداً قتل بغیر الحق کی سزا جہنم ہے ۔ خواہ وہ نفس کافر ہو یا مسلم ۔ ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق ۔ لیکن ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاءہ جہنم خالدا فیہا سے یہ نتیجہ نکالنا کہ مسلمان کو انگریزی فوج میں بھرتی ہونا اس کے رو سے منع ہے ۔ بالکل غلط بات ہے ۔ کیونکہ دوسرے مقام پر فرمایا :۔

فان بغت احدٰہما علی الاخرٰی فقاتلوا التی تبغی حتی تفیٓء الی امر اللہ (۲۶/۱۳) یعنی جو فریق مسلمانان زیادتی کرے ۔ دوسرے تمام اس سے مقاتلہ کریں ۔ یہاں تک کہ وہ امر اللہ کی طرف رجوع کرے ۔ دیکھئے یہاں صاف حکم دیا ہے کہ زیادتی کرنے والے فریق کو قتل کیا جائے ۔ اور طائفتان من المؤمنین فرما کر بتا دیا کہ ہیں دونوں ہی

مسلمان۔ اس آیت سے یہ معلوم ہو گیا۔ کہ ایک مسلمان کے لئے کچھ ایسی صورتیں بھی ہیں۔ جن سے وہ دوسرے مسلمان کو قتل کر سکتا ہے۔ پس ایک آیت کو لیکر دوسری آیت کی طرف دھیان نہ دینا جان بوجھ کر لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ سیاسی لیڈر خواہ مخواہ مذہبی لباس پہنکر رونما نہ ہونگے۔ آج تک انہی علماء کی موجودگی میں مسلمان فوج انگریزی میں بھرتی ہوتے رہے ہیں۔ اور انھوں نے یہ فتوے نہ دیا۔ حتےٰ کہ مزعومہ خلافت کے سپاہیوں کے خلاف بھی جنگیں ہوئیں مگر یہ علماء نہ صرف خاموش رہے۔ بلکہ ان کے اقرباء و احباب بھی فوج میں ملازمتیں کرتے رہے۔ بلکہ اب بھی کرتے ہیں۔ پس اب نئے طور سے یہ کہنا کہ فوج میں ملازمت جہنم میں گھر بنانا ہے۔ صاف ثابت کر رہا ہے۔ کہ یہ فتوے موجودہ امن میں خلل اندازی کے لئے ہے۔ اگر نیتیں صاف ہیں۔ اور قرآن شریف و حدیث نبوی پر عمل مقصود ہے۔ تو مجھے اس سوال کا جواب دیا جائے۔ کہ اگر امیر کابل ہندوستان پر حملہ کر دے۔ تو آپ لوگ کیا کرینگے۔ ابھی پچھلے دنوں یہ جواب دیا گیا تھا کہ ہندوؤں کے ساتھ ملکر تلوار چلائینگے تو کیا اسوقت ان علماء کو یہ آیت من یقتل مؤمنا متعمدا فجزاءہ جہنم یاد نہ رہی۔ غرض قرآن مجید و احادیث نبوی کا اتباع کیا جائے مگر مسٹر گاندھی کی پیروی میں نہیں۔ بلکہ اسی صورت میں جسمیں کہ وہ ہے ۔ (اکمل قادیان)

مسٹر گاندھی کے نزدیک تشدد کس وقت جائز ہے

مسٹر گاندھی گورنمنٹ کے مقابلہ میں بد سے بدترین الفاظ استعمال کرنے اور اس کے خلاف نفرت اور حقارت پیدا کر کے اسے الٹ دینے کی تدابیر پیش کرنے کے باوجود اس بات کے مدعی ہیں۔ کہ وہ تشدد کے حامی نہیں ہیں۔ کیونکہ انھیں ان کا دھرم مارنے کی بجائے مرجانے کی تلقین کرتا ہے۔ اور دشمن کی جان لینے کی بجائے اپنی جان دے دینے کا حکم دیتا ہے۔

یہ تعلیم بظاہر ایسی ہی خوشنما ہے۔ جیسی کہ انجیل کی وہ تعلیم جس میں ایک گال پر تھپڑ کھا کر دوسرا آگے کرنے اور قمیص لینے والے کو چغہ بھی دے دینے کے لئے کہا گیا ہے۔ لیکن ہمیں یہ معلوم کر کے بہت تعجب ہوا کہ مسٹر گاندھی کے نزدیک موقع ملنے پر اس کی بھی اسی طرح خلاف ورزی کی جا سکتی ہے۔ جس طرح انجیل کی مذکورہ بالا تعلیم کی عملی حالت میں کی جاتی ہے۔ چنانچہ وہ ان ہندوؤں کو بزدل قرار دیتے ہوئے جنھوں نے بقول ان کے مالابار میں بکری بن کر کلمہ پڑھ لیا۔ چوٹی کٹوالی۔ اور پاجامہ پہن لیا۔ لکھتے ہیں کہ:۔

"میں تو ہندوؤں اور مسلمانوں میں شانت ساہس (دلیری) پیدا کرنا چاہتا ہوں۔ کہ بغیر کسی دوسرے کو ہلاک کرنے کے وہ خود ہی اپنی جان دینے کے لئے تیار رہیں۔ لیکن اگر کسی میں اتنی دلیری اور حوصلہ نہیں۔ تو اس حالت میں میں یہ چاہتا ہوں۔ کہ ایک بزدل شخص کی طرح خطرے کے سامنے سے دم دبا کر بھاگنے کی بجائے وہ مرنے اور مارنے کا فن سیکھیں۔ کیونکہ اس طرح بزدلی دکھانے والا آدمی بھاگ جانے پر بھی ہانسک ہنسا کرتا ہے۔ اس کے بھاگ جانے کا سبب یہی ہے کہ مارنے کا کام کرتے ہوئے اسمیں مرنے کا حوصلہ نہیں۔"

(پرتاپ ۸ اکتوبر ۱۹۲۱ء)

مذکورہ بالا الفاظ کا مطلب صاف ہے کہ مالابار کے ہندوؤں کو ڈر کے مارے مسلمان نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ بلکہ مرنے مارنے کے لئے کھڑا ہو جانا چاہیئے تھا۔ اور آئندہ ہندوؤں کو ایسا ہی کرنا چاہیئے۔ چند ہندوؤں کے مسلمان بنائے جانے کی افواہ پر جس کو خود ہندو صاحبان بھی بہت حد تک مشتبہ قرار دے رہے ہیں۔ مسٹر گاندھی کا ہندوؤں کو لڑنے کا فن سیکھنے کی تحریک کرنا ظاہر کرتا ہے کہ وہ اپنے مذہب کے لئے دوسروں کو مارنا بھی جائز سمجھتے ہیں۔ اور اس طرح ان کا یہ دعویٰ کہ ان کا دھرم انہیں ہر حالت میں زور اور طاقت سے کام لینے سے روکتا ہے بے حقیقت ہو جاتا ہے۔

ستیارتھ پرکاش کی اصلاح

حال میں مسٹر سی۔ الیف۔ اینڈریوز (ایک یورپین جسے ہندوستان میں خاص شہرت حاصل ہے۔ اور جس کے آریہ صاحبان بڑے مداح ہیں) کا ایک مضمون سوامی دیانند کے متعلق آریہ اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ جس میں وہ ستیارتھ پرکاش کے متعلق حسب ذیل خیالات کا اظہار کرتے ہیں:۔

"بارہا مجھے حیرت ہوئی ہے کہ اب ستیارتھ پرکاش کے دوسرے سمولاس کا شائع کرنا کیوں ضروری سمجھا جاتا ہے۔ جو محض نکتہ چینیوں سے لبریز ہے۔ اور اس کا بڑا حصہ موجودہ زمانہ کی ضرورتوں کے لحاظ سے تقویم پارینہ ہو چکا ہے۔"

اس کے بعد لکھا ہے:۔

"اب مجھے یہ دیکھ کر بہت مسرت ہوئی کہ ستیارتھ پرکاش کے انگریزی ترجمہ کے نئے ایڈیشن سے اس دوسرے حصہ کو حذف کر دیا گیا ہے۔"

ستیارتھ پرکاش کے متعلق آریہ سماج کی یہ کارروائی بشرطیکہ اسے اردو اور ہندی ایڈیشنوں تک وسعت دی جائے۔ جہاں خوشکن ہے۔ وہاں یہ بھی ظاہر کرتی ہے کہ آریہ سماج کے بانی کی جسے بہت بڑے مصلح اور ریفارمر کی پوزیشن دی جاتی ہے۔ اپنی پوری اور مکمل قابلیت اور علمیت سے لکھی ہوئی کتاب چند ہی سال کے عرصہ میں تقویم پارینہ ہو کر رہ گئی ہے۔ اور اس کا ایک خاص حصہ بالکل ترک کر دیا گیا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ بالفاظ مسٹر اینڈریوز سوامی دیانند نے "جس کسی مذہب پر اعتراض کیا۔ اس کی حقیقت کو غلط سمجھا۔ بلکہ بعض حالتوں میں غیر مذاہب کا مضحکہ اڑایا گیا۔"

ایک مذہبی ریفارمر کے طرز عمل کو اسقدر قلیل عرصہ میں اس کے پیروؤں ہی کی طرف سے اس طرح کھلم کھلا قابل ترک قرار دینے کی غالباً یہ پہلی مثال ہے جو سوامی دیانند جی کے متعلق دیکھنے میں آئی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

بیعت ۲۵ر اکتوبر بعد نماز مغرب مستری نور احمد صاحب بچھوکے متصل ڈیرہ بابا نانک نے بیعت کی۔

دو شعر ۲۶ر اکتوبر۔ بعد نماز عصر۔ چند نظمیں پڑھے جانے کے بعد حضور نے نائب ایڈیٹر کو دو شعر لکھکر مرحمت فرمائے۔ اور فرمایا دیر ہوئی یہ کہے تھے شعر حسب ذیل ہیں

منتیں کیں ہزار ساقی کی ✣ پر نہ دی اس نے ہمکو باقی کی
سر میں پیدا نہ کرتے جوش جنوں ✣ گر نہ تھی کوئی رہ تلافی کی

۲۸ر اکتوبر ۱۹۲۱ء بعد نماز صبح

چاند کی رفتار میں تغیر ان دنوں چاند کے متعلق جو یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ حال ہی میں جو چاند گرہن واقع ہوا ہے اس کا مشاہدہ کرتے ہوئے ڈاکٹر کریمبن نے رصدگاہ گرینچ میں یہ حیرت انگیز انکشاف کیا ہے۔ کہ اس موقع پر چاند اپنے مقررہ مقام سے بقدر ۱۲ میل آگے تھا۔ انہوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ یہ تغیر آہستہ آہستہ گذشتہ تیس سال سے پیدا ہوا ہے۔ اس وجہ سے تمام تقویمیں غلط ہوگئی ہیں۔ چنانچہ ۱۹۲۳ء کی تقویم پر نظر ثانی کی گئی ہے"

اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے فرمایا۔ چاند کی رفتار میں یہ حیرت انگیز فرق واقع ہوا ہے۔ چاند سے مراد اسلامی سلطنت ہوتی ہے۔ اس لئے کہا جاسکتا ہے کہ اس تیزی سے مراد اسلام کی ترقی کی یہ ظاہری علامت مقرر ہوئی ہے۔ اور اس میں فرق پڑنے کا جو عرصہ بتایا گیا ہے۔ وہ قریباً اسی وقت سے شروع ہوتا ہے۔ جبکہ مسیح موعود کے نشان کے طور پر چاند گرہن ہوا۔ کیونکہ یہ چاند گرہن ۱۳۱۱ھ میں ہوا تھا۔

پھر ممکن ہے یہ ستاروں کی تباہی کا پہلا قدم رکھا گیا ہو۔ جن کا ٹوٹنا مسیح موعود کی بعثت کی علامت ہے۔

زمین کی حرکت اور عیسائیت میں ہلچل فرمایا ایک زمانہ میں دین اور بے دینی کی بنیاد اسی قسم کی باتوں پر سمجھی گئی تھی۔ جب ایک شخص نے معلوم کیا۔ کہ سورج نہیں چلتا۔ بلکہ زمین حرکت کرتی ہے تو اس کے متعلق اس نے کتابیں لکھیں اور وہ مرگیا۔ اسکے کئی سو سال بعد اسکی کتابوں کا اثر ہوا اور گلیلیو جس نے دوربین ایجاد کی۔ کہا کہ جو کچھ وہ کہہ گیا ہے۔ بالکل ٹھیک ہے۔ اور اسکا کوئی انکار نہیں کرسکتا اس پر پادریوں نے کفر کا فتویٰ لگایا۔ وہ تو بااثر آدمی تھا۔ اس لئے پادریوں کی خواہشات کا شکار نہ ہوسکا لیکن اس کے ساتھیوں کو آگ میں جلایا گیا۔ اور وجہ یہ قرار دی گئی۔ کہ وہ کہتے ساری مخلوق کی غرض انسان ہے۔ اور انسان کو سب سے اعلیٰ کرے پر رہنا چاہئے اس لئے زمین ہی اعلیٰ کرہ ہے۔ پھر کس طرح ہوسکتا ہے کہ زمین اعلیٰ کرہ ہوکر سورج کے گرد پھرے۔ اگر زمین پھرے تو یہ بے وقعت ہوجائیگی۔ اور جب زمین بے وقعت ہوگئی تو انسان بھی بے وقعت ہوگیا۔ یہ باطل ہے۔ اس لئے زمین کی حرکت ماننا کفر ہے۔ اس بنا پر لوگوں کو پکڑ پکڑ کر جلایا جاتا۔ اور گلیلیو کو قید میں ڈالدیا گیا۔ قید میں اسنے توبہ نامہ لکھا۔ جو مکالمہ کے رنگ میں تھا۔ اس میں وہ سوال اٹھاتا ہے کہ زمین کے ساکن ہونے کا خیال کیوں بدلا۔ اس کی کیا وجہ ہے پھر اس کا جواب دیتا ہے۔ کہ چونکہ رویت سے یہ بات ثابت ہوگئی ہے۔ کہ زمین حرکت کرتی ہے۔ اس لئے یہ خیال پیدا ہوتا ہے چونکہ خدا کے کلام میں اسکے خلاف آچکا ہے۔ اسلئے رویت خدا کے کلام کے مقابلہ میں کچھ وقعت نہیں رکھتی۔ اور عقل کو خدا کے کلام میں کوئی دخل نہیں۔ اس لئے اگرچہ یہی ثابت ہے کہ زمین حرکت کرتی ہے۔ اور دوربین کے ذریعہ یہی بات معلوم ہوتی ہے۔ لیکن میں یہی کہونگا۔ کہ شیطان نے دوربین پر قبضہ پالیا۔ اور خدا کے کلام کے خلاف نظر آنے لگا۔

اس پر پادریوں نے پھر شور مچایا۔ کہ یہ توبہ نامہ نہیں ہے۔ بلکہ اس خیال کی اور زیادہ تشہیر ہے۔

زمین کے گول ہونے کا خیال ظاہر کرنے والوں پر بھی پادریوں نے کفر کا فتویٰ لگایا تھا۔ کہ اگر یہ بات مان لی جائے تو بائبل باطل ہوجاتی ہے۔ کیونکہ اس میں لکھا ہے۔ کہ زمین چپٹی ہے۔

اس قسم کی باتوں پر پادریوں نے جسطرح متفقہ طور پر کفر کے فتوے لگائے۔ اس طرح مسلمانوں میں کسی بات پر نہیں ہوا۔ یعنی سارے کے سارے علماء نے ملکر کوئی فتوے تیار نہیں کیا۔

لاینحل باتیں فرمایا۔ دنیا میں بعض ایسی باتیں ہیں۔ کہ جن کا حل ہی نہیں سکتا۔ مثلاً عام لوگوں نے یہ مثال بنائی ہوئی ہے۔ کہ مرغی پہلے تھی یا انڈا۔ اس بات کو چلاتے جاؤ کبھی ختم نہ ہوگی۔ اس لئے بعض ایسے لوگوں نے کہ جنہیں بحث کرنے کا شوق تھا۔ ایسے مسائل پکڑ لئے جو کبھی طے ہی نہ ہوں۔ اور ان میں بحث شروع کردی۔ جو بالکل فضول اور لغو تھی۔ فلسفہ کی بحثیں اسی قسم کی ہوتی ہیں۔ روح مادہ کی بحث بھی ایسی ہی ہے۔ دماغ میں یہ بات آہی نہیں سکتی کہ کوئی چیز بالکل ہی نہ تھی۔ اور پھر پیدا ہوگئی۔ اسی طرح یہ بھی انسان نہیں مان سکتا۔ کہ کوئی چیز ہمیشہ سے ہو۔ اور اسکی کوئی ابتدا ہی نہ ہو۔ اس قسم کی باتیں حل ہی نہیں ہوسکتیں۔ اور فلسفی اس قسم کی بحثوں میں اس لئے پڑے رہتے ہیں۔ کہ اگر ان کی بحث ختم ہوجائے۔ تو انھیں پوچھے کون۔ عملیات تو ان میں ہوتی ہی نہیں۔ جیسا کہ رسول کریمؐ نے بتایا ہے۔ کہ بحث ہوگئی۔ کام شروع کرد۔ اسلئے وہ ایسی بحثوں میں پڑے رہتے ہیں۔ جو کبھی حل نہ ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس قسم کی باتوں کے متعلق ایک عجیب گر رکھا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جو باتیں عقل و فکر سے باہر ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ سے پوچھنی چاہئیں اور اس کے لئے ذات باری کی حقیقت کو سمجھا۔ اور اسکی صفات پر ایمان لایا جائے۔ پھر جو باتیں اسکی صفات کے ماتحت ہوں۔ ان کو مانا جائے اور جو خلاف ہوں ان کو چھوڑ دیا جائے۔ اس طرح کوئی بات ایسی نہیں رہ جاتی جو حل نہ ہوسکے۔ اور یہ ایسی ہی بات ہے۔ جیسے پٹواری پیمائش کرنے کیلئے ایک مرکز قرار دے لیتا ہے۔ اور اس کی بنا پر پیمائش کرتا ہے۔ جو ٹھیک اترتی ہے۔ اسی طرح انسان کو چاہیے۔ کہ خدا تعالےٰ کو مرکز بنا کر دیکھے۔ کہ یہ باتیں اسکی صفات کے مطابق اترتی ہیں۔ یا نہیں۔ اگر ٹھیک ہوں تو مان لے۔ اور اگر ٹھیک نہ ہوں۔ تو جانے دے۔

شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری نے عرض کیا۔ کہ مادہ کے قدیم

خطبۂ نکاح

نکاح میں تقویٰ کی ضرورت

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

۳ نومبر بعد نماز عصر چند نکاحوں کا اعلان کرنے سے قبل حضور نے حسب ذیل خطبہ ارشاد فرمایا۔

یہ آیات جو نکاح کے موقع پر پڑھی جاتی ہیں۔ انمیں خدا تعالےٰ نے تقوےٰ اختیار کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ نکاح کا معاملہ دل سے تعلق رکھتا ہے۔ جو لوگ اس پر نگاہ نہیں رکھتے۔ بلکہ ظاہری باتوں کو مدنظر رکھتے ہیں۔ وہ نقصان اٹھاتے ہیں۔ کیونکہ ظاہری باتیں حقیقی آرام اور اطمینان کا باعث نہیں ہوسکتیں۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ ہزاروں بیویاں حسین ہوتی ہیں۔ مگر ان کے خاوند ان سے متنفر ہوتے ہیں۔ اور ہزاروں بیویاں بدصورت ہوتی ہیں۔ مگر ان کے خاوند ان کے والہ و شیدا ہوتے ہیں۔ پھر اسی طرح ہم یہ بھی دیکھتے ہیں۔ کہ ہزاروں بیویاں اپنے بدشکل خاوندوں کی عاشق ہوتی ہیں۔ اور ہزاروں بیویاں اپنے خوبصورت خاوندوں سے متنفر ہوتی ہیں۔ مال دنیا میں بڑی اچھی چیز سمجھا جاتا ہے۔ اور لوگ اسکی خواہش اور رغبت رکھتے ہیں۔ لیکن کیا سینکڑوں نہیں ہزاروں اور لاکھوں مثالیں ایسی نہیں ملتیں۔ کہ بڑے مالدار اور باعزت خاندانوں کی عورتیں اپنے غریب خاوندوں کے دل پر قابو نہیں پا سکتیں۔ پھر ہم دیکھتے ہیں۔ سینکڑوں نہیں ہزاروں ایسے خاوند ہوتے ہیں جو بڑے مالدار۔ بڑے دولتمند۔ بڑے رتبہ اور عزت والے ہوتے ہیں۔ ان کے گھر غریب خاندان کی عورتیں آتی ہیں۔ جنھیں اچھا گھر ملتا ہے۔ پہلے سے اچھا کھانے کو میسر آتا ہے۔ پہلے سے اچھا کپڑا پہننے کو ملتا ہے۔ پہلے سے بہت زیادہ آرام و آسائش کے سامان مہیا ہوتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے ان کے دل میں خاوند کی محبت نہیں ہوتی۔

غرض جس قدر باتیں ظاہر میں خوبیاں نظر آتی ہیں۔ عملی زندگی میں آکر لغو ہو جاتی ہیں۔ اور نکاح کی جو غرض ہوتی ہے۔ وہ حاصل نہیں ہوسکتی۔ ایک غریب اور بدصورت عورت اپنے خاوند کی پسندیدہ ہوتی ہے۔ اور ایک بدصورت اور کنگال خاوند اپنی عورت کا محبوب ہوتا ہے۔ برخلاف اسکے دیکھا جاتا ہے۔ کہ خوبصورت اور مالدار عورت سے خاوند کو سخت نفرت ہوتی ہے۔ اور مالدار خوبصورت خاوند عورت کے لئے قابل نفرت ہوتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دلوں کی آپس میں کوئی نسبت ہے۔ اور جب تک وہ نسبت قائم نہ ہو جائے۔ اس وقت تک میاں بیوی کو آرام اور اطمینان حاصل نہیں ہوسکتا۔ اسی لئے تقوےٰ سے کام لینے کی تاکید کی گئی ہے۔ کیونکہ مال و دولت میاں بیوی میں صلح اور اتحاد نہیں پیدا کر سکتا۔ عزت و وجاہت میاں بیوی کو آرام دہ زندگی نہیں دے سکتی۔ خوبصورتی اور جمال کی وجہ سے ان میں تعلق نہیں قائم رہ سکتا۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ یہ چیزیں حاصل ہوتی ہیں۔ مگر پھر بھی میاں بیوی لڑتے ہیں۔ ان میں ناچاقی ہوتی ہے۔ حتےٰ کہ وہ ایک دوسرے کی شکل سے بیزار ہوتے ہیں۔

بات اصل میں یہ ہے۔ کہ دلوں کے اسرار ایسے گہرے اور پوشیدہ ہیں کہ ان کے متعلق اندازہ لگانا انسانی قابلیت کے حدود سے باہر ہے۔ اس زمانہ میں علوم نے بڑی ترقی کی ہے۔ مگر اس امر کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا جا سکا۔ کہ ایک عورت ایک مرد کیساتھ رہکر کیوں خوش رہتی ہے۔ یا ایک مرد ایک عورت کے ساتھ رہ کر کیوں آرام اور اطمینان کی زندگی بسر کر سکتا ہے۔ اور دوسری عورت کیساتھ یا دوسری عورت دوسرے مرد کے ساتھ آرام سے نہیں رہ سکتی۔ یہاں تو نہیں۔ لیکن یورپ میں ایک دوسرے کو دیکھکر اور میل جول کے بعد شادی کی جاتی ہے۔ مگر ایسا ہوتا ہے۔ کہ ایک خوبصورت عورت کی طرف کسی کی رغبت نہیں ہوتی۔ اور اس سے کم درجہ کی خوبصورت بیسیوں عورتوں کی شادی اس سے قبل ہو جاتی ہے۔ وہ کیا چیز ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے بدصورت عورتوں کیطرف لوگوں کی رغبت ہو جاتی ہے اور ان سے زیادہ خوبصورت عورت کی طرف کسی کی رغبت نہیں ہوتی۔ یہ نہایت باریک بھید ہے۔ جسے دنیا آئیندہ دریافت کر سکیگی۔ یا نہیں۔ اس کا تو ہمیں علم نہیں۔ مگر اب تک اسے دریافت نہیں کر سکی۔ اور ہرگز اس بات کا پتہ نہیں لگایا جا سکا۔ کہ وہ کیا چیز ہے۔ جس کی وجہ سے ایک کو دوسرے سے نہایت رغبت اور محبت ہو جاتی ہے۔ مگر اسی کو کسی اور سے سخت نفرت ہوتی ہے۔ ایک عورت ایک مرد سے اسلئے طلاق لیتی ہے۔ کہ وہ اسے سخت مکروہ نظر آتا ہے۔ اور ایک عورت کو ایک خاوند اس لئے علیحدہ کرتا ہے کہ وہ اسی نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھنا چاہتا۔ مگر جب اسی مرد کی کسی عورت سے شادی ہو جاتی ہے۔ یا اسی عورت کی کسی اور مرد سے شادی ہو جاتی ہے۔ تو وہ ایک دوسرے کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

اس قسم کی باتوں سے پتہ لگتا ہے۔ کہ کوئی مخفی اسرار ہیں۔ جو قلوب کو قلوب سے وابستہ کرتے ہیں۔ اور انسان کو ان کا علم نہیں ہے۔ ان کے عدم علم کی وجہ سے اگر انسان چاہے کہ اپنی کوشش اور سعی سے پیار اور محبت پیدا کرلے۔ آرام و اطمینان کی زندگی حاصل کر سکے۔ تو یہ اس کی نادانی ہو گی۔ اس کے لئے ایک ہی طریق ہے۔ اور وہ یہ کہ انسان تقوےٰ اختیار کرے اور اللہ تعالےٰ پر بھروسہ رکھے۔ پھر باوجود ہزاروں کمزوریوں اور نقصوں کے یہ حالت ہوگی۔ کہ بیوی میاں سے اور میاں بیوی سے محبت کریگا۔ اور ان کی زندگی نہایت آرام اور اطمینان سے بسر ہوگی۔ اس لئے اسکو خاص طور پر مدنظر رکھنا چاہئے۔

قرآن اور حدیث کے مقابلہ میں عقل

"اگر قرآن اور حدیث کے مقابل پر ایک جہان عقلی دلائل کا دیکھو تو ہرگز اسکو قبول نہ کرو۔ اور یقیناً سمجھو کہ عقل نے لغزش کھائی ہے۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۵۵۷)

حضرت مسیح موعودؑ

واقعات ڈیرہ نانک کے متعلق نامہ نگار پیغام کی غلط بیانی

(نمبر ۲)

وجہ تجویز انعقاد مباحثہ ڈیرہ نانک

ڈیرہ نانک کے واقعات صحیحہ بیان کرنے سے پہلے اسباب کا ذکر کرنا بھی خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ اس مباحثہ کی تجویز کس طرح ہوئی۔ اور کیوں ہمیں قادیان سے وہاں جانا پڑا ۔

بات یہ ہوئی۔ کہ موضع بکھوکے میں جو ڈیرہ نانک کے قریب ایک گاؤں ہے۔ ایک شخص جن کا نام نور احمد ہے۔ احمدی ہو گئے۔ ان کے احمدی ہونے پر بکھوکے اور ڈیرہ نانک کے لوگوں میں شور اٹھا۔ اور انکو احمدیت سے پھیرنے کی تجاویز ہونے لگیں۔ اول تو انکو سخت تکالیف پہنچائی گئیں۔ جواب بھی پہنچائی جا رہی ہیں۔ مگر یہ کوشش ان کی کامیاب نہ ہوئی۔ پھر انہوں نے چاہا۔ کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کو بلا کر واعظ کرائیں تاکہ اس کے اثر سے وہ واپس آ جائے۔ اسپر وہاں کے احمدیوں نے کہا کہ ہم بھی قادیان سے عالم لائینگے۔ چنانچہ برضامندی فریقین ۱۲-۱۳ ستمبر جو احمدیوں کے جلسہ کی تاریخیں تھیں۔ مباحثہ کی تاریخیں مقرر ہوئیں اس تجویز کے بعد ایک دوست ڈیرہ نانک سے قادیان آئے۔ یہ خاکسار اور مکرمی مولوی محمد اسمٰعیل صاحب و مکرمی مولوی فضل دین صاحب و مکرمی میر قاسم علی صاحب ۱۱ ستمبر کی رات کو ڈیرہ نانک پہنچ گئے ۔

لاہوری کیوں گئے؟

مندرجہ بالا بیان سے ہمارے جانے کی یہ وجہ تو ناظرین کو معلوم ہوگئی کہ غیر احمدی ایک احمدی کو احمدیت سے پھیرنا چاہتے تھے۔ جس کی وجہ سے ہمیں ان کی کوشش کو ناکام رکھنے کے لئے مقابلہ کی ضرورت پیش آئی۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ لاہوری مبلغ وہاں کیوں پہنچا۔ اور پہنچا بھی ایک غیر احمدی کی درخواست پر۔ کیا یہ بھی غیر احمدیوں کے ۔۔۔ بلکہ اس احمدی کو احمدیت سے مرتد کرنے کے لئے کوشش کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ یا کیا اس کی پارٹی کا وہاں کوئی آدمی تھا۔ جس کی نسبت اس کو خطرہ تھا۔ کہ ہمارے لیکچر سنکر شاید اس کا اعتقاد متزلزل ہو جائے۔ یہ وجہ بھی صحیح نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ان کی پارٹی کا کوئی آدمی وہاں نہیں پایا جاتا۔ کیا یہ عین اسوقت جبکہ دشمن کے ساتھ مقابلہ ہو رہا ہو۔ لوگوں کو تماشا دکھانا چاہتا تھا۔ غیر احمدیوں کے انکو بلانے کی وجہ تو سوائے تماشا دیکھنے کے اور کوئی سمجھ نہیں سکتی۔ مجھے لاہوری مبلغ کے وہاں جانے کی نسبت اسوقت بھی حیرت تھی۔ اور اب بھی حیرت ہے۔ کیونکہ اس سے صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ اب یہ لوگ غیر احمدیوں کے ساتھ کھلم کھلا بلکہ ہماری تبلیغ کے راستہ میں روک ڈالنے کی کوشش کرنے کے درپے ہو گئے ہیں اور نہیں چاہتے۔ کہ کوئی غیر احمدی احمدیت میں داخل ہو۔ امید ہے۔ اڈیٹر پیغام اسپر روشنی ڈالیگا ۔

نامہ نگار پیغام کی غلط بیانیاں۔

اب میں ان غلط بیانیوں کی طرف آتا ہوں۔ جن کا ارتکاب نامہ نگار پیغام نے اپنی مراسلت میں کیا ہے۔

نامہ نگار نے اس گفتگو کو جو اس نے خاکسار کے ساتھ کی۔ دو حصوں پر تقسیم کیا ہے۔ قبل ظہر اور بعد ظہر۔ سو میں بھی ان ہر دو گفتگوؤں پر علیحدہ علیحدہ روشنی ڈالتا ہوں ۔

صبح کی گفتگو

۱۲ ستمبر کی صبح کو جب نامہ نگار مع قاضی دین محمد صاحب کے ہمارے مکان پر آئے۔ تو ان سے دریافت کیا گیا۔ کہ آپ کے علماء کیوں نہیں آئے۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری کے متعلق تو نامہ نگار یعنی شیخ سلطان احمد نے کہا کہ میں نے انکو بلوایا نہیں کیونکہ میں جانتا تھا کہ انکو بلوانے پر انہیں روپیہ دینا پڑیگا اسلئے میں نے تو صرف لاہور درخواست دی۔ چنانچہ وہاں سے میر مدثر شاہ صاحب تشریف لائینگے۔ اور ان کا خط آیا ہوا ہے کہ آج پہنچ جائینگے۔ لیکن قاضی دین محمد صاحب نے کہا کہ ہمارا ارادہ انکو بلوانے کا تھا۔ مگر چندہ کافی نہیں ہو سکا۔ اس لئے انکو خط نہیں لکھا گیا۔ پھر شیخ سلطان احمد سے دریافت کیا گیا کہ آپ کا حضرت مرزا صاحب کے متعلق کیا عقیدہ ہے۔ انھوں نے کہا کہ میں انکو مسیح موعود مانتا ہوں نہ مجدد۔ میں حیات مسیح کا قائل ہوں۔ میں نے لاہوریوں کو کہہ دیا تھا کہ میں حیات (؟) نہیں۔ پھر پوچھا گیا کہ کیا یہاں کوئی احمدی آدمی پیغامیوں سے تعلق رکھنے والا ہے۔ انھوں نے کہا نہیں۔ پھر ان سے پوچھا گیا۔ کہ آپ نے اپنے عالم کو چھوڑ کر لاہور سے کیوں آدمی بلایا۔ ہمارا اور لاہوری پارٹی کا اسجگہ جہاں ایک بھی پیغامی نہیں۔ مناظرہ کرانے سے آپ کی کیا غرض ہے۔ یہ سوال ہمیں پوچھنے کی ضرورت اسلئے پیش آئی۔ کہ ہم نے اس شخص کی وضع قطع سے سمجھ لیا تھا۔ کہ اسکو مذہب سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ صرف ایک تماش بین کے طور پر ہم دونوں فریقوں کی لڑائی کرا کر تماشہ دیکھنا چاہتا ہے۔ ہم نے ان کو کہا کہ ہمارے اختلاف سے آپ کو کیا تعلق۔ آپ ہمارے ساتھ پہلے حضرت مرزا صاحب کی صداقت پر بحث کریں۔ جب آپ صداقت کو تسلیم کر لینگے۔ اور آپ پر حضرت مرزا صاحب کا راستباز ہونا کھل جائیگا۔ تب آپ کا حق ہے کہ دونوں پارٹیوں کا مقابلہ کرا کر دیکھیں کہ کونسی پارٹی حضرت مرزا صاحب کی تعلیم پر چل رہی ہے۔ تاکہ آپ اس کے ساتھ ہو جائیں۔ چنانچہ اس سوال کے جواب پر شیخ صاحب سخت حیران ہوئے اور جواب کے سلئے دیر تک ہاتھ پاؤں مارتے رہے مگر کوئی معقول جواب بن نہ آیا۔ کیونکہ ان کے مد نظر تو صرف تماشہ دیکھنا ہی تھا۔ اور زبان سے اسے کہنا وہ پسند نہ کرتے تھے۔ مگر مکرمی مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نے آخر ان سے کہلوا ہی لیا۔ کہ ہاں میں تماشہ ہی دیکھنا چاہتا ہوں۔ اسپر لوگ ہنس پڑے۔ اور انکو شرمندہ ہونا پڑا۔ اس پر جب انکو بہت شرمندہ کیا گیا تو پہلے تو انہوں نے یہ جواب بنایا کہ ہمیں معلوم ہو جائیگا۔ کہ کونسا فریق حق پر ہے۔ ہم نے کہا۔ اول تو آپ کو اسکی ضرورت ہی نہیں۔ یہ ضرورت تو صداقت ماننے کے بعد پیش آئیگی۔ لیکن آپ کو معلوم نہیں۔ کہ آپ کے

علماء خود اسبات کو تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کی تعلیم وہی ہے۔ جو قادیانی پارٹی پیش کرتی ہے۔ چنانچہ مولوی ثناء اللہ نے ان کو اس کا چیلنج بھی دیا۔ اس کے بعد اس نے یہ بات بنائی کہ آپ لوگ ہمیں کافر کہتے ہیں۔ آپ کی بابت لاہوریوں کی نسبت ہم سے زیادہ دوری ہے۔ پس لاہوری مبلغ کے ہاتھ سے ایک بھی لاہوری ہو گیا تو ہمیں کافر کہنے والوں کی تعداد میں ایک کی کمی آجائیگی۔ جس کا جواب انہیں یہ دیا گیا کہ فریب کرنے سے بہتر یہ ہے۔ کہ آپ بالکل ان کو اپنے ساتھ ملالیں۔ اس لئے یہی بہتر ہے۔ کہ آپ خود یا اپنے عالم کو بلاکر حضرت مرزا صاحب کی صداقت پر بحث کرلیں۔ اگر آپ کا عالم حضرت مرزا صاحب کے دعوے کو غلط ثابت کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ تو یہ لوگ بالکل آپ کے ساتھ ہو جائیں گے بہر حال آپ کی ہماری بحث حضرت مرزا صاحب کی صداقت پر ہی ہو سکتی ہے۔ اور یہی آپ کے لئے مفید ہے۔ نہ اسبات پر بحث کرانا کہ احمدی جماعت کے دو فریقوں میں سے کون ناحق پر ہے۔ اس کے بعد اس سے کوئی جواب بن نہیں پڑا۔ اور اس کا یہ کہنا کہ اس کے علاوہ اور فوائد بھی بتلائے بالکل غلط بلکہ اگر سفید جھوٹ کہا جائے۔ تو بیجا نہ ہو گا۔ ہیں ہم نے کہا کہ جب آپ کی غرض محض تماشہ دیکھنا ہے تو ہم یہاں تماشہ دکھلانے نہیں آئے۔ آپ اپنے علماء کو بلائیں۔ اب نہیں پھر سہی۔ ہم مناظرہ کے لئے تیار ہیں۔ میر مدثر شاہ کے ساتھ اسجگہ بحث کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اس نے کہا۔ آپ کی جماعت کو فائدہ ہو گا۔ اسپر وہاں کے دوستوں نے کہا کہ ہم سالانہ جلسہ کے موقعہ پر میر مدثر شاہ کی فاش شکست دیکھ چکے ہیں۔ اس لئے ہمیں اس کے ساتھ بحث دیکھنے کی ضرورت نہیں۔ میں نے کہا تو وہ بھی اس کی ضرورت کو محسوس نہیں کرتے۔ اب بتاؤ کیا ضرورت ہے۔ اس نے کہا کہ اچھا۔ جب وہ آئینگے۔ تو آپ بحث کرنے سے انکار کر دینا۔ میں نے کہا کہ ہم بحث سے تو انکار نہیں کرتے۔ مگر ایک عبث کام کے ارتکاب سے بموجب تعلیم قرآن عن اللغو معرضون بچنا چاہتے ہیں۔ ہاں ہم ایک شرط پر بحث کرنے کے لئے تیار ہیں۔ وہ یہ کہ آپ لوگ لکھ دیں کہ ہم دونوں فریقوں کی گفتگو سننے کے بعد جس فریق کے دلائل مضبوط پائینگے۔ اس کے ساتھ ہو جائینگے۔ اس کے بعد خواہ آپ ہمارے ساتھ ہو جائیں یا لاہوری پارٹی کے ساتھ ہو جائیں۔ ہمیں کوئی اعتراض نہ ہو گا۔ مگر افسوس انھوں نے اس صاف اور مبنی برانصاف شرط کے ماننے سے بھی انکار کر دیا۔ اور کیوں انکار نہ کرتے۔ جبکہ ان کی غرض ہی محض تماشہ دیکھنا تھا۔ ہم نے کہا۔ خیر میر مدثر شاہ جب آئینگے۔ تو اسوقت دیکھا جائے گا۔ اس گفتگو پر بہت اثر ہوا۔ گیا اس کے ختم ہونے پر بیٹے نے کہا۔ لو میں تمہیں حضرت مرزا صاحب کی کتاب سے بتاتا ہوں۔ کہ انھوں نے صریح نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ چنانچہ حقیقۃ الوحی کا صفحہ ۳۹۱ پڑھ کر سنایا۔ جس میں حضور نے حضرت مسیح علیہ السلام پر اپنی تمام شان میں بڑھ کر ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے وجہ اپنا نبی ہونا بتائی ہے۔ جس پر اس نے وہ حوالہ پیش کیا۔ جہاں حضور نے نبی کا لفظ کاٹ دینے کو لکھا ہے۔ اس کے متعلق میں تقریر کر رہا تھا کہ اس کے بعض ساتھیوں نے یہ دیکھ کر کہ خواہ مخواہ شرمندہ ہونا پڑیگا۔ اس کے کان میں کچھ کہا۔ جس پر اس نے کہا کہ اب بارہ ہو گئے ہیں۔ میں نے کھانا کھانا ہے۔ اب مجھے اجازت دیجئے۔ اگر آپ اجازت دیں تو پھر حاضر ہو جاؤں۔ میں نے کہا جب وقت آپ چاہیں آسکتے ہیں۔ اسپر مجلس برخاست ہوئی۔ یہ ہے صبح کی گفتگو کی اصل حقیقت۔ جس کے متعلق پیغام کا نامہ نگار یوں رقمطراز ہے کہ احمدی علماء نے لاہوری عالم کے ساتھ گفتگو کرنے سے انکار کر دیا۔ اس فقرہ میں کہاں تک سچائی سے کام لیا گیا ہے۔ قارئین کرام خود ہی فیصلہ کرلیں۔

(باقی۔ باقی)

(عبد الرحمٰن مصری)

نہایت ضروری اطلاع

گذشتہ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے فرمایا تھا کہ:۔

"اگر ہر سال ہر ایک احمدی یہ نیت کرے کہ کم از کم ایک شخص کو ہدایت کی طرف لانے کی کوشش کرونگا تو خدا تعالیٰ بہت سے لوگوں کو اسمیں کامیاب ہونے کی توفیق دیگا اور جن کی نیت زیادہ خالص ہو گی۔ انھیں اور بھی زیادہ کامیاب کریگا۔ بس چاہیئے کہ ہر ایک احمدی پہلے دعا اور استخارہ کرے کہ یا اللہ فلاں شخص کو میں سمجھانے کی نیت کرتا ہوں تو مجھے اس کے سمجھانے اور اسے حق قبول کرنے کی توفیق دے۔ اس کے بعد تبلیغ شروع کرے"

چنانچہ چار ماہ بعد الفضل کے ذریعہ سے حضور کا یہ ارشاد تمام دوستوں کو یاد دلا کر یہ تحریک کی گئی تھی۔ کہ وہ کم از کم ایک شخص کو ضرور سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل کرنے کی کوشش کریں۔ اور بعض دوستوں نے اپنی کامیابی کی اطلاع بھیج دی تھی۔ اسلئے آئندہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر نظارت تالیف و اشاعت کی طرف سے ہر احمدی بھائی سے فرداً فرداً انشاء اللہ یہ دریافت کیا جائیگا کہ اس نے اپنے پیارے امام کی آواز پر کہاں تک لبیک کہا ہے۔ اور اس نے اپنے کتنے دوستوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچایا ہے۔ اور کتنوں نے اس کے ذریعہ سے اس مبارک پیغام کو قبول کیا ہے۔ پس تمام جماعت ان سوالات کا جواب دینے کے لئے تیار رہے۔

جن دوستوں نے اپنے امام و مطاع کی آواز کو اب تک بالکل بھلا رکھا ہے۔ اور جنھوں نے ابھی تک اس طرف پوری کوشش نہیں کی۔ انکو چاہیئے کہ وہ فوراً ہوشیار ہو جائیں اور سوچ لیں کہ وہ اپنے ہادی و مرشد کی قدمبوسی کے موقعہ پر جبکہ ان کا ہر ذرہ انکی محبت سے سرشار ہو گا۔ اور وہ سو سو جان سے اسپر قربان ہونے کے لئے تیار ہونگے۔ اسوقت وہ اسکے حضور کیا تحفہ پیش کرینگے۔ ابھی ڈیڑھ ماہ باقی ہے۔ اگر پوری کوشش کی جائے تو یقیناً جلسہ تک یہ کمی پوری ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریوں کے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہماری منتظمہ ناکارہ کوششوں کو قبول فرمائے۔ آمین۔ والسلام۔

رحیم بخش ناظر تالیف و اشاعت قادیان

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

ملفوظات نور ۱۲؍

مولنا مولوی حکیم خلیفۃ المسیح اول کے فرمودہ کلمات ملفوظات نور الدین صاحبؓ جو وقتاً فوقتاً اخبار بدر میں چھپتے رہے ہیں۔ ایک رسالہ کی صورت میں ہدیہ ناظرین ہیں۔ قیمت ۵ر چٹھی مسیح:۔ مولوی عبدی چٹھی مسیح ابن مریم والی تے اوسدا جواب پنجابی نظم مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ترگڑی قیمت ۱ر دلائل حقہ بر رذائل حقہ:۔ مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب پنجابی نظم حقہ پینے کے نقصانات اور ممانعت از جانب حضرت مسیح موعودؑ نہایت عمدہ طور سے بیان کی ہے۔ ۲ر تینوں کتابیں متذکرہ بالا ہر ایک تاجر کتب قادیان سے مل سکتی ہیں احمدی و غیر احمدی میں کیا فرق ہے:۔ فرمودہ حضرت مسیح موعود نہایت عمدہ سفید کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۱ر لغات القرآن:۔ جس میں تمام قرآن مجید کی لغتیں سلسلہ وار درج ہیں قیمت عہ المشتہر شیخ رحیم بخش احمدی تاجر کتب مغلپورہ امرتسر

چند نئی اور نایاب کتب ہیں

تزک بولالات ۳ر خطبات محمود ۸ر گجراتی منگلی ۱ر براہین احمدیہ چار جلد ۶؍ قاعدہ یسرنا القرآن ۵ر نسیم دعوت ۴ر قصائد احمدیہ ۶ر مواہب الرحمن ۴ر سرمہ چشم آریہ ۱۲ر جنگ مقدس ۸ر شحنہ حق ۶ر درثمین فوٹو والی ۸ر کلام محمود ۱۰ر شہید مرحوم کے حالات ۳ر مکتوبات پنج حصہ فی ۸ر کشتی نوح ۵ر مکاشفات الہامات ۳ر فہرست بچن ۱ر ازالہ اوہام مکمل تجرید بخاری ۵ر

عجیب و غریب حمائل

چمڑے کی جلد ۴ انچ لمبی ۳ انچ چوڑی۔ نہایت صحیح خط خفی مصحف عثمان صاف پڑھی جاتی ہے ۱۵ سطری حجم ۹۰۰ صفحے قیمت صرف عہ اعجازی حمائل کی نسبت بڑی اور کم قیمت ہے مجلد عکسی حمائل عہ حمائل اعلیٰ ہوا عہ اعجازی ۱؎ مترجم ۸ر وغیرہ وغیرہ۔ نصیر شاپ قادیان

سب اوورسیری کی ملازمت چاہتا ہوں ۴ر

میں نے لکھنؤ میں سب اوورسیری کا امتحان پاس کیا ہے۔ چار سال گورنمنٹ سروس کی ہے اس لئے تجربہ بھی کافی ہے۔ سرٹیفکٹ موجود ہیں۔ محترم برادران جماعت مجھے اچھی ملازمت دلاتے میں ساعی ہو کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ط

معرفت منیجر الفضل قادیان

گھڑیاں خریدنیکا مفید موقعہ ۲ر

اگر آپ جلسہ سالانہ سے پہلے گھڑی کا آرڈر معہ کچھ پیشگی بھیجدیں تو نہایت اطمینانی گھڑی (پارسل کے تمام اندیشوں سے مبرا) آپ کے ہاتھ میں پہونچ سکتی ہے۔ حاجتمند وقت پر بھی خرید سکینگے انشاء اللہ نیز جلسہ پر بڑی گھڑیاں دکھلادینا بھی جسکے لئے فائدہ مند ہوگا۔ گھڑیوں کی فہرست وغیرہ پتہ ذیل سے طلب کریں ایچ سخاوت علی احمدی واچ میکر صدر بازار شاہجہانپور

عرق خضاب ۴ر

اسکے واسطے صرف اسی قدر لکھنا کافی ہوگا کہ اس نسخہ کا عرق خضاب جو بالوں کو قدرتی کے مانند سیاہ کرتا ہے۔ اسمیں کسی مذہب کے خلاف کوئی جزو نہیں اور نہ ہی نزلہ پیدا کرتا ہے۔

عرصہ بیس سال سے

بڑی کامیابی کے ساتھ تمام ہندوستان میں مشہور ہے۔ ہزاروں سندات ہونے پر بھی اس پر کاربند ہوں۔ کہ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید ایک دفعہ منگوا کر تجربہ کریں۔ دھوکہ بازی کو ہم مذہبی و اخلاقی و قانونی جرم سمجھتے ہیں۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ شیشی ارسال کیا جاتا ہے قیمت فی شیشی آٹھ آنہ۔ علاوہ محصول پیکنگ نوٹ:۔ ایک شیشی پر ۴ر محصول اور چار شیشیوں پر ۵ر

خاکسار

ایجنٹ محمد عالم مالک کارخانہ دستی انجامی پریس قادیان پنجاب

پانی پت کے اونی کمبل ۱۲؍۶

پاک و صاف ملائم اون کے مختلف وضع قطع کے عمدہ خوبصورت اور پائیدار نہایت گرم تیار ہونے کی وجہ سے پانی پت کا کمبل خاص طور پر تمام ہند میں مشہور ہے چونکہ اب موسم سردی کا شروع ہو گیا ہے۔ لہذا جن صاحبوں کو ضرورت ہو فوراً طلب فرمائیں۔ قیمت بمقابلہ خوبیوں کے نہایت ہی کم ہے یعنی ۵ر سے ۵؍ نیز ہمارے ہاں بیل کے خوبصورت بذریعہ کمانی خود بخود کھلنے والے سرد تہ بھی نہایت عمدہ پختہ تیار ہوتے ہیں۔ قیمت ۱۲ر سردتی ۸ر المشتہر شیخ محمد محی الدین کمبل مرچنٹ پانی پت

ضرورت ہے ۴ر

ایسے خریداروں کی جو میرٹھ کی قینچیاں وٹوپیاں و صابون و بوٹ و شوز اعلیٰ قسم کے مثل ولایتی کے ہم سے خرید کریں۔ ہر ایک مال جو خریدار کی پسند نہ ہوگا۔ واپس لے لیا جائیگا۔ منیجر احمدی کمرشل ہوس خیر نگر میرٹھ

دوائی خانہ احمدی بگا کلاں ۱؍

خضاب احمدی نمبر اول اعلیٰ قسم عرق ہے ... بال رنگ سیاہ ہو جاتے ہیں۔ اسمیں نہ پارہ ہے نہ گندھک نہ تیزاب ہے۔ چہرہ پر داغ نہیں پڑتا۔ آزمائش شرط ہے اگر خراب ہو رنگ سیاہ نہ ہو تو قیمت واپس۔ قیمت عہ محصول بذمہ خریدار۔ ڈاکٹر رام نندہ صاحب آفس جگادھری زمانے میں اس خضاب کی کوئی خرابی ثابت کرے تو مبلغ چار انعام دینے کو تیار ہیں۔ حکیم رحمت اللہ احمدی بگہ کلاں ضلع امرتسر

ضرورت نکاح ۳ر

ذات راجپوت زمیندار احمدی عمر تخمیناً ۲۷ سال وصیت شدہ کچھ زمین کا مالک بھی ہے۔ گھر کی جائداد زمین کے بغیر مبلغ ۵ر روپیہ ماہوار کی آمدنی راشن مفت آئندہ ترقی بھی ہے۔ رشتہ کے بارے میں قومیت کا کوئی لحاظ نہیں ہے۔ مگر احمدی مخلص ہو۔ صرف اکیلا آدمی ہے بہن بھائی والدین کوئی نہیں نہ کوئی اسکا حقدار ہے۔ ن معرفت منیجر الفضل قادیان

قادیان میں سکنی زمین

۱۔ محلہ دارالرحمت میں ۱۲ فی مرلہ زمین فی الحال ختم ہو چکی ہے۔ مگر قادیان کے قریب احمدیہ سٹور کے پاس نہایت عمدہ موقع کی زمین موجود ہے۔ قیمت حسب موقعہ ۱۶ سے ۲۰ للعہ فی مرلہ ہے۔

۲۔ محلہ دارالفضل شرقی میں ۱۲ فی مرلہ والی زمین مل سکتی ہے۔ نیز اس محلہ میں برلب سڑک کلاں یعنی سڑک موضع کھارا پر بھی جگہ موجود ہے۔ قیمت ۲۰ فی مرلہ ہے۔ محلہ دارالفضل غربی میں جگہ فی الحال ختم ہو چکی ہے۔

۳۔ محلہ دارالفضل شرقی کے جنوب مشرق میں سڑک موضع کھارا کے اوپر سالم کھیت قابل ذ درخت موجود ہے۔ خریدنے والوں کو سالم کھیت لینا ہوگا۔ اور رستے اپنے چھوڑنے ہونگے۔ کوئی کھیت پانچ کنال کا ہے۔ کوئی ساڑھے چار کا کوئی آٹھ کا وغیرہ وغیرہ موقعہ اچھا ہے قیمت ۱۵ فی مرلہ ہے۔

نوٹ۔ برلب سڑک کے ... کی ... پانچ مرلہ سے کم جگہ نہیں دیجاتی۔ مگر اندرون محلہ دس مرلہ تک بھی جگہ مل سکتی ہے۔ بلکہ استثنائی طور پر پانچ مرلہ بھی نیز اندرون محلہ بھی باقاعدہ رستے اور گلیاں چھوڑی جاتی ہیں۔ جہاں دوکانیں بن سکتی ہیں۔ شرح مقررہ ... قیمت بنقد وصول کی جاتی ہے۔ ہاں ایسا ہو سکتا ہے کہ قیمت قسط وار جمع ہوتی رہے۔ پھر جب پوری قیمت جمع ہو جاوے تو جس جگہ مناسب قطعہ خالی ہو مل سکتا ہے۔ اور تمام خریداروں کے ساتھ یہ شرط ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنی ضرورت کیواسطے جگہہ خریدیں۔ تجارت کرنا مقصود نہ ہو۔ اور نیز یہ کہ خریدنے کے بعد ایک سال کے اندر اندر کم از کم چار دیواری کی بنیادیں نکلوا کر اپنے حدود قائم کرلیں۔

مرزا بشیر احمد
قادیان ۱۲/۴۳

شہید مرحوم کے حالات چھپ گئے

سید احمد نور صاحب مہاجر کابلی نے یہ حالات زندگی نہایت دلچسپ پیرائے میں لکھے ہیں۔ ۴۴ صفحہ حجم۔ اس رسالہ کے پڑھنے سے احمدیت پر ایمان تازہ ہوتا ہے۔ عجائبات قدرت الٰہی نظر آتے ہیں۔ ایسا دل آویز بیان ہے کہ اول سے آخر تک پڑھنے کے بغیر رسالہ ہاتھ سے نہیں رکھا جا سکتا۔ ساڑھے تین آنہ کے ٹکٹ بھیج کر منگوالیں۔ وی پی طلب کرنا ہو۔ تو کم از کم تین کتابوں کا۔ نمبر ۳۰ - ۱۷ اکتوبر کے پرچہ الفضل میں حضرت خلیفۃ المسیح فرماتے ہیں۔ سید احمد نور صاحب نے حضرت مولوی عبد اللطیف مرحوم کے حالات لکھے ہیں۔ جن سے احمدیت پر ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور یہ ایسی کتاب ہے کہ چاہیئے اسکو ہر شخص پڑھے اور اپنے ایمان میں ترقی کرے۔

سید احمد نور مہاجر کابلی قادیان پنجاب

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے۔ اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح حکیم نورالدین صاحب مدظلہ کا بتایا ہوا ہے۔ آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است۔ یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند لگانے کیلئے اور موسم گرما میں آنکھیں دکھتی ہوں اور آنکھوں سے پانی ہر وقت بہتا ہو نظر بڑھانے کیلئے بے حد مفید ہے اور دیگر امراض چشم کیلئے بسیار مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ ۸ اصلی ممیرا جسکی قیمت ۸ فی تولہ ہے ترکیب استعمال ممیرا انچھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے۔ یہ سرمہ خاصکر جنکی آنکھیں دکھتی ہوں ان کے لئے بہت مفید و مجرب ہے۔ ترکیب استعمال صبح و شام دو وقت سلائی ڈالا کریں۔ آٹھ روز کے استعمال کے بعد فائدہ ثابت نہ ہوا تو سرمہ واپس کرکے قیمت واپس کر والیں۔

المشتہر احمد نور کابلی مہاجر قادیان

قادیان میں جرمن کے

مشہور و معروف میکروں کی پڑھنے سینے کی مشین مثلاً بف۔ ڈورکوپ۔ گرز۔ نقد قیمت پر ارزاں ملنے کا پتہ دریافت طلب امور کے لئے دو پیسہ کا ٹکٹ یا جوابی کارڈ

نورالدین شیر محمد تاجران قادیان پنجاب

حمائل شریف اعجاز صنعت

یہ قابل دید حمائل ولایتی کاغذ پر چھپی ہوئی عمدہ خوبصورت مجلد ۴۴ صفحات۔ گیارہ سفری سائز ۵/ ۳/ فی ... علاوہ محصول ڈاک۔

المشتہر دفتر اعجاز صنعت قادیان پنجاب

بنگال کا کوئلہ

اگر آپ کو سلیک۔ سٹیم۔ ہارڈ کوک۔ ریل کوک کی ضرورت ہے تو فوراً مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

بنگال کول ایجنسی قادیان

سارٹیفکیٹ مشین سیویاں ۱۲

جو کوئی ایکبار دیکھتا ہے خواہاں ہوتا ہے

جناب کالو خان صاحب مدرس سکول نورالائی بلوچستان لکھتے ہیں متعدد اشخاص کیلئے مشین سیویاں منگوائی گئیں۔ مضبوط ہیں۔ جو کوئی ایکبار دیکھتا ہے خواہاں ہوتا ہے۔ واقعی آپ کی بے نظیر ایجاد پر جسقدر مبارکباد دوں اور احسان مانوں کم ہے۔ قیمت مشین معہ ایسے پرزے کے جیسا مرضی ہو لگالیں چھ روپے بغیر پرزہ کے

پتہ فضل کریم عبد الکریم قادیان

ہندوستان کی خبریں

خدا کی قدرت کا حیرت انگیز نظارہ پیسہ اخبار راوی ہے کہ لاہور میں ببند برہمن آئے ہیں۔ جن کے ساتھ ایک ایسی لڑکی ہے۔ جس کے دو سر ہیں چار ہاتھ اور چار پاؤں یوں سمجھنا چاہئے۔ کہ دو لڑکیاں ہیں۔ جن کی کمر باقی بدن ایک ہے ان کی عمر ۱۰ سال کی بتائی جاتی ہے۔ ایک انہیں سے کسی قدر بڑی اور دوسری چھوٹی معلوم ہوتی ہے۔ دونوں لڑکیاں مدراس کی کنعاری زبان پڑھی ہوئی ہیں۔ اور دونوں ہندوستانی سمجھتی ہیں۔ ان کے دو دماغ علیحدہ علیحدہ ہیں۔ دونوں منہ سے وہ جدا جدا خیالات کا اظہار کر سکتی ہیں۔ اور دونوں منہ سے کھاتی ہیں۔

مالاباری ہندوؤں کی حفاظت کے متعلق قانون پال گھاٹ۔ ۳ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مالابار کے ایما پر مدراس گورنمنٹ ہندوؤں کے مفاد کے تحفظ کے لئے کہ جن کی جائدادیں فساد زدہ علاقہ میں دستاویزات اور بہی کھاتے رجسٹروں کو تلف کر کے لوٹ لی گئیں۔ ایک قانون بنانیکا ارادہ کر رہی ہے۔

پنجابی نظم کیلئے انعام پنجاب یونیورسٹی نے اعلان کیا ہے کہ مبلغ [illegible] روپیہ کا انعام پنجابی زبان میں سب سے عمدہ اور جدید نظم لکھنے والے کو دیا جائیگا جو کم از کم فلس کیپ کے سولہ صفحہ کی ہو۔ مضمون تاریخ پنجاب یا پنجابی زندگی کے متعلق ہو۔ تمام نظمیں ۵ فروری ۱۹۲۲ء تک پرنسپل اورنٹیل کالج پنجاب یونیورسٹی کے پاس پہنچ جانی چاہئیں۔ اور تقسیم انعام فروری کے آخری ہفتہ میں ہو گی۔

سول نافرمانی کا ریزولیوشن پاس ہو گیا دہلی۔ ۴ نومبر آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے یہ ریزولیوشن پاس کر دیا ہے۔ کہ ہر ایک صوبہ کو اختیار رہے کہ وہ اپنی ذمہ واری پر سول نافرمانی اختیار کرے۔ جس میں ٹیکسوں کی عدم ادائیگی بھی شامل ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ جو افراد یا جماعتیں یا علاقے اس پر عمل کریں۔ انہوں نے عدم تعاون کے پروگرام کو پورا کیا ہو۔

اس ریزولیوشن کو مسٹر گاندھی نے پیش کیا۔ جس کی نسبت انہوں نے کہا کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے موجودہ اجلاس کا یہ اہم ترین اور تمام ریزولیوشنوں کی روح رواں ہے۔

اخبار ہند کا داخلہ بند تازہ پرچہ گزٹ آف انڈیا میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ لنڈن کا اخبار "ہند" آئندہ بحری و بری راستوں سے ہندوستان میں نہ آ سکیگا۔

احمد آباد کانگرس میں پہنچنے کی [illegible] ایک ہمعصر لکھتا ہے۔ کہ جب کراچی کے مقدمہ کا فیصلہ سنایا گیا۔ تو ڈاکٹر کچلو نے عدالت سے مخاطب ہو کر کہا کہ کچھ بھی ہو۔ ہم احمد آباد کانگرس میں پہنچ جائیں گے۔

مہنت کو پھانسی نہ دی جائے گوجرانوالہ کے اُداسی سادھوؤں نے وائسرائے کو ایک تار بھیجا ہے۔ جس میں استدعا کی ہے کہ ننکانہ صاحب کے مہنت کو پھانسی نہ دی جائے۔ کیونکہ وہ بالکل معصوم ہے۔ اگر وہاں کے سکھوں نے ان سادھوؤں پر لعنت ملامت کی

قانون پنچایت میں انسداد شراب کے متعلق ترمیم کی گورنمنٹ کیطرف سے مخالفت لاہور ۳۔ نومبر۔ مسودہ قانون پنچایت میں مندرجہ ذیل ترمیم پیش کی گئی۔ کہ خواہ اس کے خلاف کوئی قانون موجود ہی کیوں نہ ہو۔ اگر پنچایت اعتراض کرے۔ تو مسکرات کا لائسنس ایسی منشیات اشیاء کی فروخت کیلئے جو قانون منشیات کی دفعہ ۳ و ۴ کے ماتحت سمجھی جائیں۔ نہیں دیا جائیگا۔ اور اگر ایسا لائسنس عطا کر دیا گیا ہو۔ تو اگر کلکٹر تحریری وجوہات کی بنا پر یہ معلوم ہو کہ اس گاؤں کے خاص طبقہ نے ناجائز کشید شراب سے اغماض کیا ہے تو ایسے احکام تاریخ قلمبندی سے تین سال تک عمل پذیر ہوں گے۔ اسکی مخالفت سرکاری ممبر نے اس

نئے ایڈیٹر و پبلشر زمیندار کی گرفتاری ۴ نومبر کو شام کے وقت منشی ابو رشید عبد المجید خاں سالک اور منشی نذیر احمد صاحبان کو زیر دفعہ ۱۵۳ وارنٹ جاری کر کے گرفتار کر لیا گیا ہے۔ مقدمہ کی سماعت ۷ نومبر کو شروع ہو گی۔ یاد رہے کہ مضمون "خونخوار انگریز" مطبوعہ زمیندار ۲۱ ستمبر ۱۹۲۱ء قابل مواخذہ قرار دیا گیا ہے۔

ایڈیٹر اخبار قومی رپورٹ کی گرفتاری ایڈیٹر قومی رپورٹ مدراس کو تجمل کانفرنس کے گذشتہ خطبہ صدارت میں بعض مغویانہ و اشتعال انگیز فقرات کہنے کے الزام پر زیر دفعہ ۱۲۴ و ۱۵۳ الف مدراس میں گرفتار کیا گیا ہے۔

چلتی ٹرین میں آتش زدگی بمبئی۔ ۴ نومبر۔ منگل کو پٹیالہ پسنجر ٹرین میں آگ لگ گئی۔ جس میں مہاراجہ صاحب پٹیالہ کی ملکیت پانچ گھوڑے سفر کر رہے تھے۔ جب آخر کار ٹرین ٹھہرائی گئی۔ تو معلوم ہوا ہے کہ پانچوں گھوڑے جل گئے تھے۔

مسٹر گاندھی کا مشورہ بارکوں میں جا کر سپاہیوں کو ترک ملازمت کیلئے کہو دہلی ۵ نومبر کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں ۳ رزولیوشن بمعہ کراچی رزولیوشن کے باتفاق رائے پاس ہوئے۔ مسٹر گاندھی نے کراچی رزولیوشن کی تائید کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس رزولیوشن میں بیان کیا گیا ہے کہ ہر شہری کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ سرکاری ملازمت کی بابت وہ اپنا مشورہ کسی شخص کو دے سکے۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہئیے کہ کانگرس کمیٹی کوئی حکم نہیں جاری کر رہی ہے۔ کہ سب لوگ بارکوں میں جا کر سپاہیوں سے کہیں کہ باہر نکل آؤ۔ تاہم افراد کو کامل آزادی حاصل ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری پر بارکوں میں

تلک سوراجیہ فنڈ میں کتنا روپیہ موجود ہے پنڈت موتی لال نہرو نے دہلی کے اجلاس کانگرس کمیٹی میں بیان کیا کہ تلک سوراجیہ فنڈ میں بجملہ صوبجات سے ابتک ۶۰ لاکھ روپیہ وصول ہوا ہے۔ اگر سب رقمیں وصول ہو جائیں۔ تو میزان ایک کروڑ سے اوپر پہنچے گی۔

بنارس میں شہزادہ ویلز کے بائیکاٹ کا ریزولیوشن بنارس۔ ۵ نومبر۔ کل رات ٹاؤن ہال میں ایک جلسہ ہوا۔ کراچی کے ریزولیوشن نمبر ۶ کی تائید کی گئی۔ ایک ریزولیوشن اس مطلب کا بھی پاس کیا گیا کہ شہزادہ ویلز کا بائیکاٹ کیا جائے۔

میلہ ننکانہ میں لاٹھیوں کی سرکاری ممانعت امرتسر ۵ نومبر۔ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس شیخوپورہ کے اس اعلان کے خلاف جو بذریعہ اخبارات کیا گیا ہے۔ اظہار ناراضگی کرتی ہے۔ کہ ننکانہ صاحب کے میلہ میں جانیوالے لوگ لاٹھیاں ہاتھ میں نہ لے جائیں۔ اور لاٹھیوں کو جنگی ہتھیار کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ تاہم پولیس کے قابل اعتراض

غیر ممالک کی خبریں

مسٹر شاستری پریوی کونسل میں لنڈن ۔ یکم نومبر ۔ مسٹر شاستری پریوی کونسل کے رکن مقرر ہوئے ہیں ۔

قطب جنوبی کے محقق کی وفات لنڈن ۔ ۱۴ اکتوبر ڈبلیو ایس بروس محقق قطب جنوبی کا انتقال ہو گیا ۔

یونانی جھنڈا سرنگوں ہو گیا اتحادی بحری کمشن کے صدر مقام قسطنطنیہ میں اتحادیوں کے جھنڈے کے ساتھ جو یونانی جھنڈا تھا ۔ اس کو دو نومبر کو ہائی کمشنر کے فیصلے کے مطابق جھکا دیا گیا ہے

بیت المقدس میں فساد بیت المقدس ۔ ۳ نومبر ۔ ایک یہودی محلہ پر حملہ کی جو کوشش کی گئی تھی اور اس میں بم پھینکا گیا تھا ۔ اس کے بعد جو فساد ہوا ۔ اس میں چار یہودی اور ایک عرب ہلاک اور تیرہ زخمی ہوئے

کارل کی قید کا انتظام لنڈن ۔ ۳ نومبر ۔ نیپلز کا ایک تار مظہر ہے ۔ کہ کارل اور اس کی بیوی کو مڈیرا میں نظر بند رکھنے کا انتظام ہو گیا ہے ۔ سفیروں کی کانفرنس نے اتحادیوں سے درخواست کی ہے کہ اس بارے میں جلدی کریں ۔

مصری مجلس وضع قانون اور زاغلول پاشا قاہرہ ۔ ۳ نومبر ۔ مجلس وضع قانون نے زاغلول پاشا کو لکھا ہے ۔ کہ تم نے کئی سیاسی غلطیاں کی ہیں ۔ اور ہمیں یقین ہو گیا ہے ۔ کہ سرکاری وفد کی تائید کرنا مصری مفاد کے لئے مفید ہے ۔

یونانیوں کی گرفتاری انگورہ کا تار مظہر ہے کہ ہماری فوجیں نہایت مستعدی اور سرعت سے دشمن کا تعاقب کر رہی ہیں ۔ ہزارہا مقتول سپاہی ہیں بلا کفن دفن کے پڑے ہوئے ہیں اور بے شمار قیدی ہمارے ہاتھ لگے ہیں ۔

مسئلہ آئرلینڈ کے تصفیہ کی نئی امید لنڈن ۔ ۳ نومبر ۔ اعلان کیا گیا ہے کہ سر جیمز کریگ وزیر اعظم السٹر آج بلفاسٹ سے لنڈن کو روانہ ہو گئے ہیں ۔ وہ ۱۰ نومبر تک لنڈن میں قیام کریں گے ۔ لنڈن سے وہ فرانس جائیں گے ۔ اس سے اس خیال کی تصدیق ہوتی ہے کہ واقعات کا رخ ایسا ہے ۔ جس سے آئرلینڈ کے متعلق نازک مسائل کے حل کی امید پڑتی ہے ۔ اصول شکل یہ ہے کہ مسٹر ڈی ویلرا نے ابتداء میں ایسی کانفرنس میں شریک ہونے سے انکار کر دیا تھا جس میں السٹر کے قائم مقام شریک ہوں ۔ لیکن امید کی جاتی ہے ۔ کہ شاید سر جیمز کریگ کی شرکت کانفرنس پر راضی ہو جائینگے ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مجلس وزراء نے سر جیمز کریگ کی گورنمنٹ سے یہ درخواست کی ہے کہ وہ فرمانگ اور ٹائرون کے متعلق باشندوں کی رائے لینے کی تجویز منظور کر لے ۔ ان علاقوں کی زیادہ تر آبادی رومن کیتھولک ہے ۔ محل بکنگھم کی کانفرنس کا انقطاع انہی علاقوں کے الحاق کے سوال پر ہوا تھا ۔ یہ اب امید کیجاتی ہے ۔ کہ جس طرح سلیشیا میں پولینڈ اور جرمنی کے دعووں کے متعلق باشندوں کی رائے لی گئی تھی ۔ اسی طرح آئرلینڈ میں بھی لی جائے گی ۔

برطانوی وزارت میں مسئلہ آئرلینڈ کے بارے میں اختلاف لنڈن ۔ ۳ نومبر ۔ مسٹر بونر لا مسئلہ آئرلینڈ کے متعلق بہت گہری دلچسپی کا اظہار کر رہے ہیں ۔ یقین کیا جاتا ہے ۔ کہ وہ مسٹر لائیڈ جارج کی تائید کرینگے ۔ مگر لارڈ برکن ہیڈ کا رویہ غیر یقینی ہے وہ السٹر کے متعلق انتہائی پوزیشن اختیار کرنے پر مائل ہیں ۔

برطانی طبی کمشن اناطولیہ میں برطانیہ کی صلیب احمر اناطولیہ کو ایک طبی مشن بھیج رہی ہے ۔

برطانی قیدیوں کی آمد قسطنطنیہ ۔ ۳ نومبر ۔ پانچ فوجی اور ۱۰ سویلین برطانی قیدیوں کے یہاں پہونچنے کی توقع ہے ۔ تین ہندی مسلمانوں کو اوڈالیہ کے راستہ روانہ کیا گیا ہے ۔ کمالی سفیر خارجہ نے وعدہ کیا ہے ۔ کہ جو قیدی بھی سہواً رہ جائے گا ۔ اسی رہا کر دیا جائے گا ۔

ایشیائی ریشہ دوانیوں کے متعلق بالشویکوں کے نام برطانی یادداشت لنڈن ۔ ۴ نومبر ۔ دیوان عام میں ایک سوال کے جواب میں مسٹر ہارمسورتھ نے ظاہر کیا ۔ کہ سوئیٹ حکومت نے ۱۰ اکتوبر کو جو جواب بھیجا تھا ۔ اور جس میں بالشویکوں کی ایشیا میں مخالف برطانیہ ریشہ دوانیوں کے متعلق برطانی حکومت کے احتجاج کو منظور نہیں کیا گیا ۔ اس کا جواب تیار ہو رہا ہے اس جواب میں اس شہادت کے مستند ہونے کی دوبارہ تصدیق کی گئی ہے ۔ جس پر کہ برطانی احتجاج مبنی ہے ۔

کمالی تمام سلطنتوں سے کن شرائط پر صلح کرنے کو تیار ہیں لنڈن ۔ یکم نومبر ۔ انگورہ کی مجلس قومی نے ایک ریزولیوشن میں یہ اعلان کیا ہے کہ ٹرکی تمام دول غیر سے صلح کرنے کے لئے تیار ہے ۔ سوا یونان کے بشرطیکہ یہ طاقتیں ٹرکی اور یونان کی جنگ میں اپنی غیر جانبداری پر قائم رہیں ٹرکی کی کامل آزادی اور خود مختاری کو تسلیم کر لیں اور یونان کے بیڑہ جہازات کو کسی غیر جانبداری حلقہ میں بھیجدیں ۔

فرانس اور ٹرکی کے معاہدہ کا اثر روس پر نہیں ہو گا پیرس ۔ یکم نومبر ۔ انگورہ کے ایک تازہ تار میں مرقوم ہے ۔ کہ قوم پرست ترکی گورنمنٹ کے وزیر خارجہ یوسف کمال بے نے روسی گورنمنٹ کو اطلاع دی ہے کہ ٹرکی اور فرانس کے درمیان جو معاہدہ ہوا ہے ۔ اس سے ٹرکی اور روس کے تعلقات پر کوئی مضر اثر نہیں پڑتا ۔

ایران اور ترک قوم پرستوں کے معاہدے پر دستخط ہو گئے لنڈن ۔ یکم نومبر ۔ قسطنطنیہ کا تار مظہر ہے کہ کمالی ڈیلیگیٹ مقیم طہران نے اطلاع دی ہے ۔ کہ ایران کے ساتھ باہمی مفاہمت کے متعلق جو گفت و شنید ہو رہی تھی وہ کامیابی کے ساتھ اختتام کو پہنچ گئی ہے فریقین نے ایک راضی نامہ پر دستخط کر دئے ہیں ۔

یورپ اور امریکہ کو ترکوں کے مشن انگورہ کی ترکی جماعت عظمیٰ نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ برطانیہ اٹلی ۔ فرانس اور ممالک متحدہ امریکہ میں اپنے مشن بھیجے ۔ تاکہ ان ممالک میں قوم پرور ترکوں کے ارادوں اور منصوبوں اور ان شرائط کی جن پر کہ احرار صلح کر سکتے ہیں ۔ ان ممالک کے روبرو تشریح کی جائے ۔ امریکہ کو جانیوالا مشن قرضہ لینے کی کوشش کریگا ۔ اس قرضہ کی ضمانت اہل امریکہ کو اقتصادی حقوق دیکر لیجا سکیگی ۔

باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس میں قادیان میں چھپکر الفضل کیلئے شائع ہوا ۔